اخوان المسلمون: حسنی مبارک کے دور میں (۲)

جوئیل کمپانا

۲۳ نومبر ۱۹۹۵ء کو مصر کی ایک اعلیٰ ترین فوجی عدالت نے مصر کی سب سے بڑی سیاسی جماعت اخوان المسلمون کے ۵۴ ممتاز ارکان کو تین تا پانچ سال قید بامشقت کی سزا دی۔ یہ مقدمہ اس چار سالہ ہنگامہ خیز دور کا نقطۂ عروج تھا' جس سے پتہ چلتا تھا کہ خلاف قانون جماعت اخوان المسلمون کے بارے میں ریاست کا نرم رویہ زوال سے دوچار ہو چکا تھا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں مدعا علیہان کو ایک خلاف قانون جماعت کی رکنیت اختیار کرنے کا مجرم گردانا اور حکم صادر کیا کہ قاہرہ میں اخوان کے مرکز کو بند کر دیا جائے۔ قبل ازیں ۱۹۶۵ء میں ناصر نے اپنے زمانہ صدارت میں دوسری بار اخوان کی نئی قیادت کو جیل میں ڈال کر اس جماعت کو کچلنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے بعد ۱۹۹۵ء میں گویا تیس سال بعد پہلی مرتبہ فوجی عدالت کے ذریعے اس تنظیم کے ارکان پر مقدمہ چلایا گیا۔ اس مقدمہ سے ظاہر ہوا کہ حسنی مبارک کی حکومت نے اخوان کے ساتھ مفاہمت اور رواداری کی اس پالیسی کو ترک کر دیا' جو اس نے ۱۹۸۰ء کے عشرے میں اختیار کی تھی۔ اخوان المسلمون اگرچہ بطور سیاسی جماعت خلاف قانون تھی' لیکن حکومت کی نرم پالیسی کی بدولت جماعت کو اپنی سرگرمیوں کو وسعت دینے کی سہولت حاصل تھی۔ وہ بالواسطہ طور پر پارلیمانی انتخابات میں حصہ لیتی تھی اور ملک بھر میں مصروف کار معاشرتی تنظیموں اور انجمنوں میں اپنا اثر و نفوذ بڑھا رہی تھی۔

نومبر ۱۹۹۵ء کے وسط میں اخوان کے بیسیوں ارکان کی گرفتاری سے حکومت کے عزائم بے نقاب ہونے لگے تھے۔ حزب مخالف کے اخبارات نے واضح کر دیا تھا کہ حکومت نمایاں اخوان رہنماؤں کے پارلیمنٹ میں داخلے کو روکنا چاہتی ہے' جن کے بارے میں خیال تھا کہ وہ نمایاں اکثریت سے انتخابات جیت لیں گے۔ دلیل یہ تھی کہ حکومت نے ۱۹۹۵ء میں جن ۸۱ گرفتار شدہ ارکان پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا' یہ یا تو سابقہ ارکان پارلیمنٹ تھے یا معاشرتی سطح پر بہت فعال تھے یا پھر پارلیمنٹ کے انتخابات کے لیے امیدوار تھے۔ یہ لوگ دراصل مختلف پیشہ ورانہ انجمنوں' یونیورسٹی اساتذہ کی تنظیموں اور غیر سرکاری انجمنوں سے وابستہ اخوان کی نوجوان اور فعال قیادت سے متعلق افراد تھے۔ اگرچہ عوامی اسمبلی کے انتخابات میں اخوان کے ڈیڑھ سو کے لگ بھگ امیدواروں میں سے کوئی ایک بھی کامیاب نہیں ہو سکا' لیکن انسانی حقوق کی ملکی اور عالمی تنظیموں کے نزدیک اخوان کی اس ناکامی کا سبب انتخابات میں حکومت کی غیر معمولی مداخلت اور اخوان کے امیدواروں اور کارکنوں کے خلاف دباؤ تھا۔

اخوان المسلمون کے خلاف حکومت کے جارحانہ اقدام سے پتہ چلتا تھا کہ حکومت ایک طویل مدتی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے' جس کی بدولت وہ عوامی سطح پر اخوان کی کامیابیوں کو محدود اور اس کو عوامی حمایت سے محروم کرنا چاہتی ہے۔ حکومت اخوان کے بڑھتے ہوئے اثرات سے خائف تھی اور یہ امر واضح ہے کہ حسنی مبارک کی حکومت کے تیور ۱۹۸۰ء کے وسط سے بدلنے لگے تھے' جب اخوان نے پارلیمانی انتخابات میں غیر متوقع کامیابی حاصل کی تھی۔ تاہم حکومت نے ابتدائی طور پر محتاط انداز میں اقدامات کیے۔ ۱۹۹۱ء کے لگ بھگ حکومت نے اخوان کے ارکان کو گرفتار کرنا شروع کیا اور ۱۹۹۳ء میں میڈیکل اور انجینئرنگ وغیرہ کی پیشہ ورانہ تنظیموں سے اخوان کے اثرات ختم کرنے کے لیے سخت قوانین بنا کر اپنی روش کو واضح کر دیا۔ اگرچہ اخوان نے اعلان کر رکھا تھا کہ وہ عدم تشدد کی حامی ہے' حکومت کے ذمہ دار افراد اور نیم سرکاری اخبارات نے اس کو اسلامی تحریک کے انتہا پسندوں کی معاون و ہمکار دہشت پسند تنظیم قرار دیا۔ ۱۹۹۵ء میں اخوان کے خلاف حسنی مبارک حکومت کے ہمہ گیر کریک ڈاؤن نے یہ واضح کر دیا کہ وہ آنے والے سالوں میں اخوان کو بے اثر اور ناکارہ بنانے کا عزم کر چکی ہے۔ حسنی مبارک اور اخوان کے باہمی روابط کے نشیب و فراز کی تاریخی کیفیت کچھ یوں ہے:

محتاط رواداری اور مصالحت کا دور ۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۹ء

اس زمانے میں مبارک حکومت اور اخوان کے درمیان متوازن تعلقات قائم رہے۔ حکومت نے نہ صرف اس کے مرشد عام عمر تلمسانی کو بلکہ دوسرے ان کے ارکان کو بھی رہا کر دیا' جن کو ستمبر ۱۹۸۱ء میں انوار السادات نے گرفتار کیا تھا۔ حکومت نے انتہا پسند اسلامی گروہوں کی اہمیت کم کرنے کے لیے اخوان کو خلاف قانون جماعت ہونے کے باوجود سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت دی۔ اخوان نے بھی حکومت پر شدید تنقید سے احتراز کیا۔ مگر ۱۹۸۴ء میں اخوان نے اسمبلی کی تین سو نشستوں میں آٹھ نشستیں حاصل کر لیں' تو حکومت حیران رہ گئی اور اس نے اخوان کی سرگرمیوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اخوان کے مرشد عام عمر تلمسانی نے اعلان کیا کہ وہ اس طرح پارلیمانی تحفظ حاصل کر کے اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے کوشش کرنا چاہتے تھے۔ اس جرات مندانہ اعلان کے باوجود حکومت نے اخوان کو اپنے لیے خطرہ تصور نہیں کیا۔ اس زمانے میں حکومت اپنے آپ کو بہت مستحکم خیال کرتی تھی۔ تین سال بعد ۱۹۸۷ء میں اخوان' لبرل پارٹی اور سوشلسٹ لیبر پارٹی کے سہ فریقی اتحاد نے ۳۶ نشستیں حاصل کیں' تو بھی حکومت پریشان نہیں ہوئی۔ اسی زمانے میں اخوان نے پیشہ ورانہ تنظیموں' طلبہ یونینوں اور یونیورسٹی اساتذہ کی انجمنوں میں اپنا اثر و رسوخ بہت بڑھا لیا اور عوامی سطح پر بھی خاص پذیرائی حاصل کی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے پارلیمانی سیاست میں پیش رفت بھی جاری رکھی۔

اخوان نے ۱۹۸۰ء کے عشرے کے اختتام تک صحافیوں کی انجمن کے سوا مصری ڈاکٹروں' انجنیئروں اور دوا سازوں کی بڑی بڑی پیشہ وارانہ تنظیموں حتیٰ کہ ۱۹۹۲ء میں انجمن وکلاء میں بھی اکثریت حاصل کر لی' جو مصر کی بہت معزز انجمن تھی اور قبل ازیں سیکولر عناصر کے زیر تسلط تھی اور حکومت سے گہرا تعلق رکھتی تھی۔ بہرحال ۱۹۸۴ء تا ۱۹۸۹ء حکومت اور اخوان ایک دوسرے کی خامیوں اور کمزوریوں کو نظر انداز کرتے رہے۔ ۱۹۸۹ء میں دونوں کے رویے میں تبدیلی رونما ہونے لگی۔ اپریل ۱۹۸۹ء میں وزیر داخلہ زکی بدر نے اخوان کو انتہا پسند اسلام پسند گروہوں کا ہمنوا ظاہر کرتے ہوئے شدید تنقید کی۔ اسی سال اسکندریہ میں ایک چار روزہ تفریحی کیمپ کے انعقاد کے جرم میں متعدد اخوانیوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اگرچہ مقتدر حلقوں میں اختلاف کے نتیجے میں زکی بدر کو کابینہ بدر کر دیا گیا' لیکن اخوان کی مخالفانہ روش پر حکومت نے اس تنظیم کے خلاف زیادہ سخت اقدام کا فیصلہ کر لیا۔

شدید مخالفت اور محاذ آرائی: ۱۹۹۰ء تا تاحال

۱۹۹۰ء میں اخوان نے وفد پارٹی کے ساتھ مل کر پارلیمانی انتخابات کا بائیکاٹ کیا۔ کیونکہ ان کو تشویش تھی کہ انتخابات منصفانہ نہیں ہوں گے۔ وزارت داخلہ نے اپنے عمل سے اس تشویش میں اضافہ کر دیا۔ اخوان نے حزب مخالف کی جماعتوں کا ساتھ دیتے ہوئے ایمرجنسی قانون کی تجدید کو بھی ہدف تنقید بنایا' جو ۱۹۸۱ء میں انوار السادات کے قتل کے زمانے سے نافذ العمل تھا۔ اخوان المسلمون نے میڈرڈ کانفرنس کے حوالے سے بھی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ اخوان کے مرشد عام محمد حامد ابوالنصر نے اعلان کیا کہ اگر عرب رہنماؤں نے اس کانفرنس کی غیر منصفانہ قراردادوں پر دستخط کرتے ہوئے مسئلہ فلسطین اور مسجد اقصیٰ کے سلسلے میں مسلمانوں کے مسلمہ موقف سے انحراف کیا' تو امت مسلمہ کی موجودہ اور آئندہ نسلیں انہیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ علاوہ ازیں اخوان اور اس کی حامی میڈیکل ایسوسی ایشن نے بڑے بڑے احتجاجی جلسے کر کے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اسلامی سرزمینوں اور مقدس مقامات کو غصب کرنے والوں کے ساتھ امن و صلح کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ اس پر حکومت نے کثیر تعداد میں گرفتاریاں کیں اور گرفتار شدگان کو انتہا پسند' دہشت گرد' جنونی اور مداخلت کار قرار دیا۔ تفتیش کے دوران گرفتار شدگان سے اخوان المسلمین کے عزائم اور طریق کار وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ ۱۹۹۱ء کے بعد اہم سیاسی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ سیکورٹی فورسز اور سرکاری حکام کے خلاف اسلام پسند عناصر کی مسلح کارروائیوں اور بالائی مصر کے موضع دیروت میں ۱۳ عیسائیوں کے قتل اور پھر سیاحوں پر مسلح حملوں نے صورت حال کو مزید الجھا دیا۔ اگرچہ اخوان نے ان کارروائیوں کی مذمت کی اور ان سے اپنے آپ کو لاتعلق ثابت کرنے کی کوشش کی۔

لیکن حکومت کا مطالبہ تھا کہ مذہبی گروہ' انجمنیں اور اخوان المسلمون واضح لفظوں میں دہشت گردی کے بارے میں اپنا موقف پیش کریں۔ اس زمانے میں پیشہ وارانہ انجمنوں میں اخوان کی کامیابیوں پر بھی حکومت خاصی پریشان تھی۔

اخوان المسلمون کی معاشرتی انجمنوں میں کامیابی

اخوان نے اپنے اراکین' ہمدردوں اور معاونین کی فلاح کے امور میں فعال کردار ادا کر کے عام لوگوں کے دل جیت لیے۔ اس مقصد کے لیے اس نے اپنی حامی پیشہ وارانہ تنظیموں کے وسائل سے استفادہ کیا۔ دینی اجتماعات کے انعقاد' حج کے انتظام' انسانی ہمدردی کی بنیاد پر افغانستان اور بوسنیا کے لیے امدادی سرگرمیاں اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔ اخوان نے ۱۹۹۲ء کے زلزلہ زدگان کی امداد کے لیے بھی قاہرہ میں موثر اور فوری کارروائی کی۔ جبکہ حکومت اس معاملے میں اس سے پیچھے رہ گئی۔ اخوان کی حامی ڈاکٹروں اور انجنیروں کی انجمنوں نے امدادی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور یہ ثابت کر دکھایا کہ وہ حکومت اور اس کے اداروں سے کہیں زیادہ عوام دوست اور خدام انسانیت ہے۔ حکومت نے اپنی نااہلی اور ناکامی کو چھپانے کے لیے ایمرجنسی قانون کے تحت معاشرتی بہبود کی وزارت اور ہلال احمر کے سوا زلزلہ زدگان کی امداد کے لیے کسی بھی تنظیم کی طرف سے چندہ جمع کرنے یا رقوم تقسیم کرنے پر پابندی عائد کر دی۔ اس کے علاوہ حکومت نے وسیع پیمانے پر گرفتاریاں کر کے یہ تاثر دیا کہ اخوان حکومت کی نرمی سے ناروا فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرے۔

۱۹۹۲ء کا ایک اور اہم واقعہ سلسبیل کمپیوٹر کمپنی پر حکومتی ایجنسیوں کا چھاپہ ہے' جو اخوان کے بعض بااثر ارکان کی ملکیت تھی۔ حکومت نے الزام لگایا کہ یہ کمپنی دفاعی راز چوری کر رہی تھی اور حکومت کا تختہ الٹنے کے منصوبے تیار کر رہی تھی۔ دراصل اس طرح حکومت اخوان کو دباؤ میں رکھنا چاہتی تھی۔ ۱۹۹۳ء میں نیم سرکاری اخبارات نے اخوان کی بین الاقوامیت اور اس کے ذرائع آمدنی اور بیرونی جماعتوں کے ساتھ اس کے روابط کو ہدف تنقید بنایا۔ اسی سال حکومت نے بوسنیا ہرزگووینا کے مسئلہ پر حکومت سے مختلف موقف اختیار کرنے پر اخوان کے ارکان کو گرفتار کر کے یہ واضح کر دیا کہ وہ اخوان کی طرف سے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امدادی سرگرمیوں کو منظم کرنے کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اخوان کے فعال کارکنوں کی گرفتاریوں کے علاوہ حکومت نے معاشرتی اداروں اور انجمنوں میں اخوان کا زور توڑنے کے لیے سخت قواعد و ضوابط ترتیب دیے' جن کی رو سے ان انجمنوں میں اخوان کا داخلہ قریب قریب ناممکن بنا دیا گیا۔ خصوصاً" انجنیروں اور وکیلوں کی انجمنوں کی قیادت پر حکومت نے قابو حاصل کر لیا۔ اسی طرح جون ۱۹۹۴ء کی ترمیم کے ذریعے مصری یونیورسٹیوں کے ایکٹ کو

حکومت نے اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیا اور یونیورسٹیوں کی فیکلٹیوں کے ڈین کے تقرر اور دیگر تعلیمی و انتظامی کونسلوں کی تشکیل میں انتخابی طریق کار کو موقوف کر کے حکومت کی طرف سے نامزدگیوں کا طریق کار اپنا لیا گیا۔

انجمن وکلا اور عبدالحارث مدنی کی موت

حکومت اور اخوان کے مابین تعلقات کو مزید بگاڑنے میں جیزہ کے ۳۲ سالہ وکیل عبدالحارث مدنی کی سرکاری تحویل میں موت کو بھی بڑا دخل ہے۔ مبینہ طور پر حکومتی کارندوں کے تشدد سے ہلاک ہونے والے اسلامی ذہن رکھنے والے اس نوجوان وکیل کے لواحقین اور وکیلوں کی انجمن کو اس حادثے کی اطلاع تک نہیں دی گئی۔ اس پر مصری وکلا میں شدید ردعمل پیدا ہوا۔ انہوں نے ۱۷ مئی کو حکومت کے خلاف قاہرہ میں احتجاجی مظاہرہ کیا' جس کو پولیس نے تشدد سے منتشر کر دیا۔ درجنوں وکلا اور ان کے رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا۔ دو ماہ تک حکومت سخت تناؤ کا شکار رہی۔ اگرچہ اخوان نے ان واقعات سے لاتعلق ہونے کا اعلان کیا۔ لیکن سیاسی حلقوں کو نظر آ رہا تھا کہ حکومت اپنے مخالفین خصوصاً" اخوان پر ہاتھ ڈالنے کے بہانے تلاش کر رہی ہے اور ایسا ہی ہوا۔

۱۷ مئی کے مظاہرے کے بعد حکومت نے اخوان کے خلاف زبردست اخباری مہم چلائی۔ حسنی مبارک نے اخوان کو ایسی خلاف قانون تنظیم قرار دیا' جو اکثر و بیشتر مذہبی ہنگاموں کی پشت پناہی کر کے حکومت کے لیے مشکلات پیدا کرتی رہی ہے۔ وزیر داخلہ حسان الالفی نے الزام لگایا کہ اخوان المسلمون دہشت پسندوں کی مالی امداد کرتی ہے۔ حالانکہ اس سے قبل یہی صاحب اخوان کو معتدل مزاج اور غیر متشدد جماعت قرار دیتے رہے۔ حسنی مبارک اور وزیر داخلہ کے غیظ و غضب سے بھرے ہوئے بیانات کے فوراً" بعد اخوان کے خلاف شدید ترین مہم کا آغاز ہو گیا۔ اہم اخوانی رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا اور ستمبر ۱۹۹۵ء میں ان پر اعلیٰ ترین فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا۔

۱۹۹۵ء کی اخوان دشمن کارروائیاں

۱۹۹۵ء کے آغاز میں اخوان دشمن سرکاری مہم کے آغاز کے ساتھ ہی فوجی قیادت نے بھی اخوان پر گوناگوں الزامات کی بوچھاڑ کر دی۔ اس نے اخوان کو کمیٹی برائے خدمت انسانی کی آڑ میں بوسنیا اور صومالیہ میں اسلحہ اور فوجی تربیت کی فراہمی کا مجرم قرار دیا۔ اس تمام عرصے میں کسی نہ کسی بہانے اخوان کے ارکان کی گرفتاریاں جاری رہیں اور ان پر تشدد کی انتہا کر دی گئی۔ اس کے باوجود اخوان کے ایک سو ارکان نے نومبر ۱۹۹۵ء کے پارلیمانی انتخابات میں آزاد امیدوار کی حیثیت سے حصہ لیا۔ حکومت اس قدر طیش میں تھی کہ اس نے معمولی معمولی باتوں پر اخوان کے ارکان' معاونین اور

ہمدرد افراد کو قید و بند کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ اس کا واحد مقصد اخوان کو پارلیمنٹ اور شہری اور پیشہ ورانہ انجمنوں میں دخل ہونے سے روکنا تھا۔ نومبر ۱۹۹۵ء کا اعلیٰ ترین فوجی عدالت کا فیصلہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھا۔

اخوان دشمن کارروائیوں کے اسباب و نتائج

حکومت کی طرف سے کی جانے والی مذکورہ کارروائیوں سے واضح ہو گیا تھا کہ حکومت ہر قیمت پر اخوان کو غیر قانونی تنظیم ہونے کے ناطے تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہے اور اسے معاشرتی انجمنوں اور یونیورسٹی کی تنظیموں اور اداروں سے بے دخل کرنے میں مصروف ہے۔ حکومت کا مطمح نظر یہ تھا کہ اخوان کو ان تمام فوائد سے محروم کر کے اس کو بے اثر بنا دیا جائے' جو اس نے دوسری سیاسی جماعتوں اور معاشرتی تنظیموں کے ساتھ مل کر حاصل کیے تھے۔ حکومت کی حکمت عملی کا ایک اور پہلو یہ تھا کہ وہ تنظیم کی متحرک نوجوان قیادت اور اس کے بہترین منتظم ارکان کی سرپرستی سے عام کارکنوں کو محروم کر دے' تاکہ وہ غیر موثر ہو جائیں۔ اسلام پسند قانون دان سالم العوا کے قول کے مطابق مرکزی رہنماؤں کو حکومت کی طرف سے جس سخت سزا کا نشانہ بنایا گیا' اس کا مقصد یہ ہے کہ ان راہنماؤں کو قانونی طور پر انتخابی سیاست' معاشرتی اور پیشہ وارنہ تنظیموں میں سرگرم کردار ادا کرنے سے باز رکھا جائے۔ حکومت نے حزب مخالف کے صحافیوں اور انسانی حقوق کی تنظیموں کو آزادی اظہار سے روکنے میں بھی خاص سرگرمی دکھائی۔

اخوان المسلمون مصری معاشرے کی سب سے بڑی اور موثر ترین تنظیم ہے۔ اس کا وجود حکومت کے آمادۂ تشدد اور احساس سے عاری ڈھانچے کے لیے ایک مسلسل خطرے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اخوان اپنے طور پر اس یقین سے سرشار ہے کہ وہ اس خطرناک دور سے عہدہ برآ ہو جائے گی اور عدم تشدد کے اصول پر عمل پیرا رہ کر مصر میں اسلامی ریاست کے قیام کی منزل سے ضرور ہمکنار ہو گی۔ جنوری ۱۹۹۶ء میں اس کے نو منتخب مرشد عام مصطفیٰ مشہور نے اعتدال پسند روش اختیار کئے رکھنے اور اصحاب اقتدار سے بات چیت کے دروازے کھلے رکھنے کے موقف کا اعلان کیا۔ انہوں نے واضح کر دیا کہ اخوان المسلمون زیر زمین سرگرمیوں کی راہ ہرگز نہیں اپنائے گی۔

ہالہ مصطفیٰ نامی تجزیہ نگار نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ اخوان المسلمون اگرچہ ماضی کی طرح حکومت کے ساتھ تعلق کے ضمن میں آج بھی بحران کا شکار ہے' لیکن محاذ آرائی کا راستہ اختیار نہیں کرے گی۔ وہ اپنی صفوں کو مستحکم بنائے گی اور سیاست میں اپنی واپسی کے لیے مناسب موقع کی منتظر رہے گی۔ تنظیم کی نئی قیادت ایک نئی جماعت "الوسط" کے ذریعے اپنے آپ کو قانونی جماعت منوانے

(باقی صفحہ ۷۱ پر)